© rasailojaraid.com

بابائے اردو کی کوششوں سے کراچی میں اردو کا ایک کالج قائم ہوا ہے۔ اس کے بارے میں اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:-

"پہلے ہی پریشانیاں کیا کم تھیں، یہ کالج قائم کر کے میں نے بیٹھے بٹھائے ایک پریشانی اور مول لے لی۔ کوئی یونیورسٹی اس کے الحاق کے لئے آمادہ نہیں، سندھ یونیورسٹی نے انکار کر دیا، پنجاب یونیورسٹی کی حدود ارضی سے باہر ہے، اب میں اس سوچ میں ہوں کروں تو کیا کروں، اب بند کرتا ہوں تو بدنامی الگ اور بیچارے لڑکوں کی اتنے دنوں کی محنت اور روپیہ بھی رائیگاں جائے گا۔ . . . توقع تھی کہ پاکستان ہمارے آنسو پونچھے گا اور ہماری ہمت افزائی کرے گا۔ لیکن اب جو دیکھتا ہوں تو یہاں کا رنگ ہی کچھ اور ہے۔ کہاں تک لکھوں، بڑی طولانی داستان ہے"

(اردوئے معلّیٰ (مجموعۂ خطوط) صفحہ ۳۴۲)

اگر ان تمام دلائل اور تجربوں کے باوجود کچھ لوگ اردو یونیورسٹی کے قیام پر مصر ہیں تو سوائے اس کے کہ ان کے حق میں دعائے خیر کی جائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

مسلم لیگ اور جمعیۃ العلمائے ہند دونوں ملک کی موقر اور باعظمت مسلم جماعتیں ہیں۔ افسوس ہے کہ گذشتہ مہینہ دونوں جماعتوں کے صدر چند روز کے فصل سے راہی ملک بقا ہو گئے۔ ان دونوں بزرگوں کی وفات ایک عظیم ملی حادثہ ہے جس کی تلافی عرصہ تک نہ ہو سکیگی۔ الحاج محمد اسمٰعیل نہایت لائق و قابل اور بڑے معاملہ فہم اور سوجھ بوجھ کے انسان تھے۔ ان کی قابلیت کا یہ عالم تھا کہ پارلیمنٹ میں جس کے ممبر وہ سالہاسال رہے تھے، مالیاتی اور تجارتی مسائل و معاملات پر انکی تقریر بڑی توجہ سے سنی جاتی تھی۔ تقسیم کے بعد مسلم لیگ سمٹ سمٹا کر مدراس اور کیرالا میں محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ مرحوم اس کے صدر منتخب ہوئے اور آخر تک رہے مرحوم نے اس جماعت کو اس خوبی سے

© rasailojaraid.com